ہیریٹ ٹبمین
کی کہانی تصویروں میں
ڈیوڈ اے ایڈلر تصویریں: سیمیل برڈ

ہیریٹ ٹبمین

کی کہانی تصویروں میں

ڈیوڈ اے ایڈلر تصویریں: سیمیل برڈ

First Scholastic printing, February 1994

ہیریٹ ٹبمین کی پیدائش ۱۸۲۰ یا ۱۸۲۱ میں امریکہ کے ڈوچیسٹر کاونٹی، میری لینڈ میں ایک باغان پے ہوئی۔ اس باغان پے ایک بڑا بنگلہ تھا، جس میں بہت سارے کمرے اور خوبصورت فرنیچر تھا۔ لیکن ہیریٹ اس بنگلے سے کافی دور ایک چھوٹی ایک کمرے والی لکڑی کی جھوپڑی میں پیدا ہوئیں۔ جس گھر میں وہ پیدا ہوئیں وہاں کا فرش کچی مٹی کا تھا اور کوئی کھڑکی دروازے نہیں تھے، نہ کوئی میز کرسی تھی۔
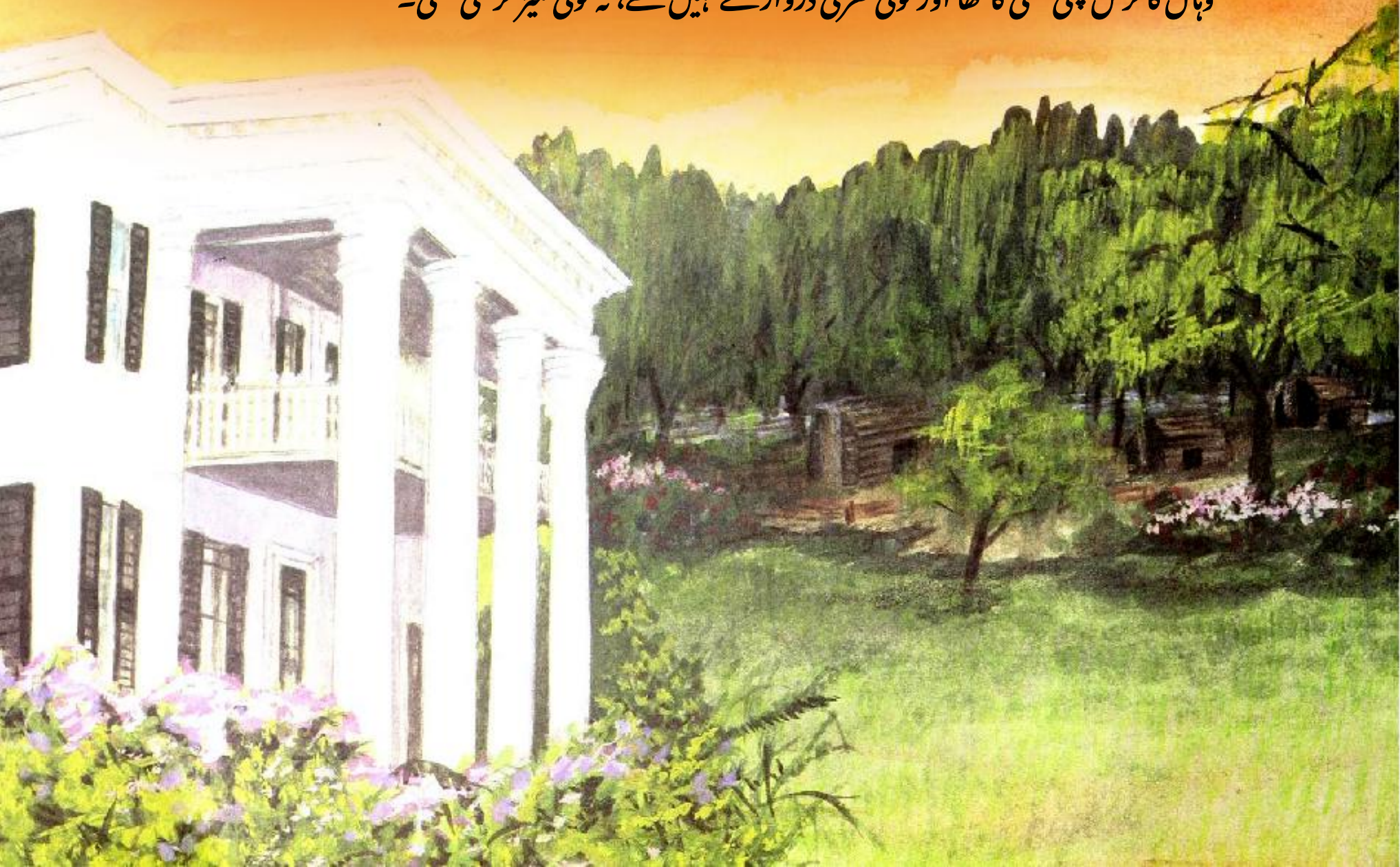
ہیریٹ گیارہ بچوں میں سے چھٹی تھیں۔ ان کے والد بینجامن روس اور والدہ ہیریٹ گرین دونوں غلام تھے۔ ان کے مالک اڈورڈ بروڈاس تھے۔ وہ ہیریٹ کے بھی مالک تھے۔

غلام پورے دن کڑی محنت کرتے تھے، لیکن انہے کوئی مزدوری نہیں ملتی تھی۔ ہیریٹ کو غلامی سے نفرت تھی۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق کام کرتی تھیں جس کی وجہ سے انہے اکثر مار پڑتی تھی۔ وہ دوسروں کا کہا ماننے سے انکار کرتی تھیں۔ ایک دن ہیریٹ کو کسی اور کے یہاں کام کرنے بھیجا گیا۔ وہاں ان کی نظر ایک چینی کے ڈھیلوں سے بھری کٹوری پر پڑی۔ اس کے بارے میں انہوں نے بعد میں کہا: "میں نے کبھی کوئی سوادج چیز نہیں کھائی تھی، نہ مٹھائی، نہ چینی، اور میرے بغل میں رکھی وہ چینی کی کٹوری مجھے بہت اچھی لگ رہی تھی"۔ انہوں نے کٹوری میں سے ایک ڈھیلا لے لیا۔
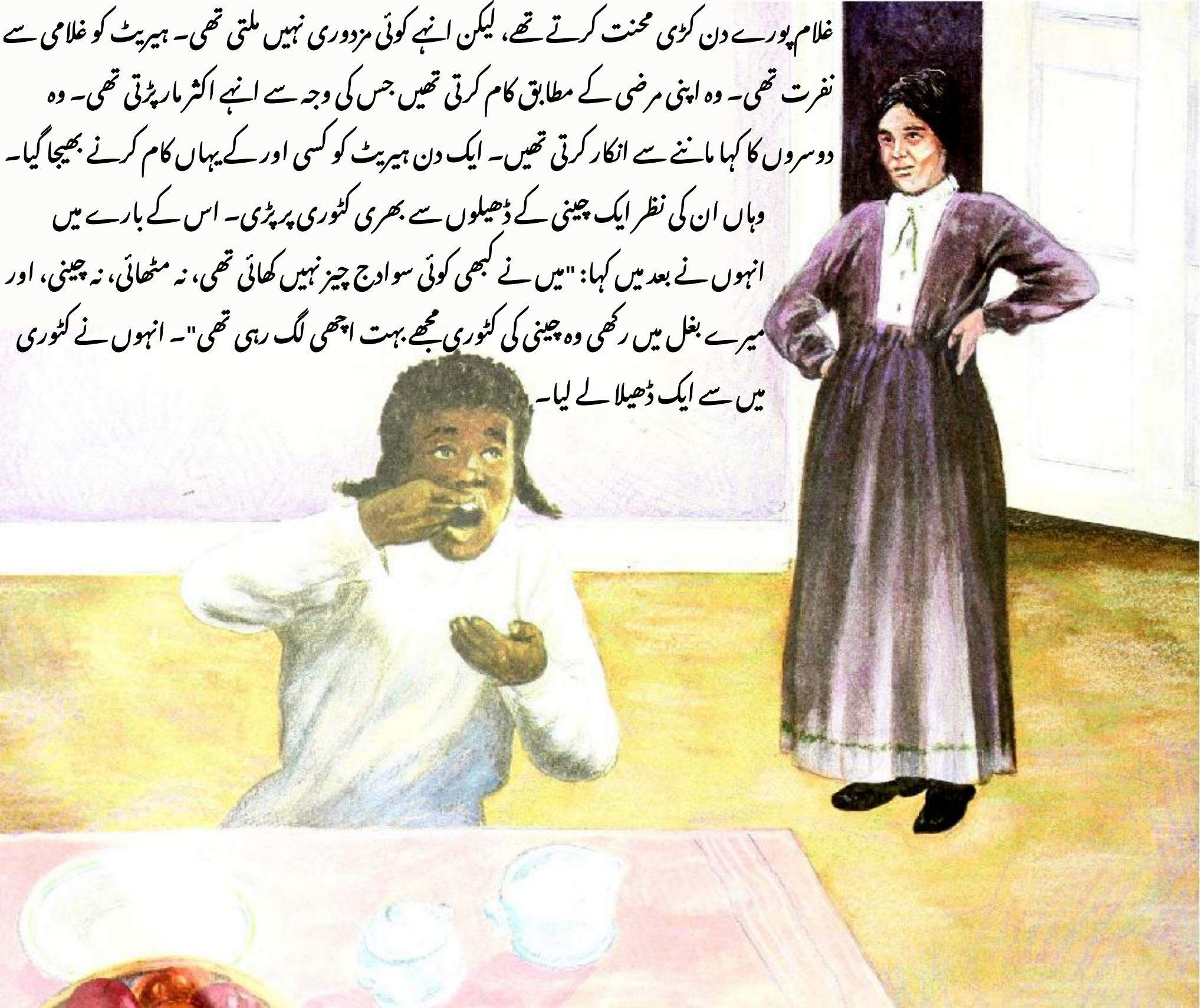
ہیریٹ کی مالکن، مِس سوزن نے انہے چینی لیتے دیکھ لیا اور ان کے پیچھے کوڑا لے کے بھاگنے لگیں۔ ہیریٹ گھر سے باہر بھاگیں اور سوروں کے بیچ جا کے چھپ گئیں۔ وہاں وہ آلو کے چھلکوں اور دیگر پھینکی ہوئی چیزوں کو کھاتی رہیں، لیکن آخر انہے اتنی بھوک لگنے لگی کہ انہے واپس جانا ہی پڑا۔ لوٹنے پر ان کو بار بار کوڑے سے پیٹا گیا۔
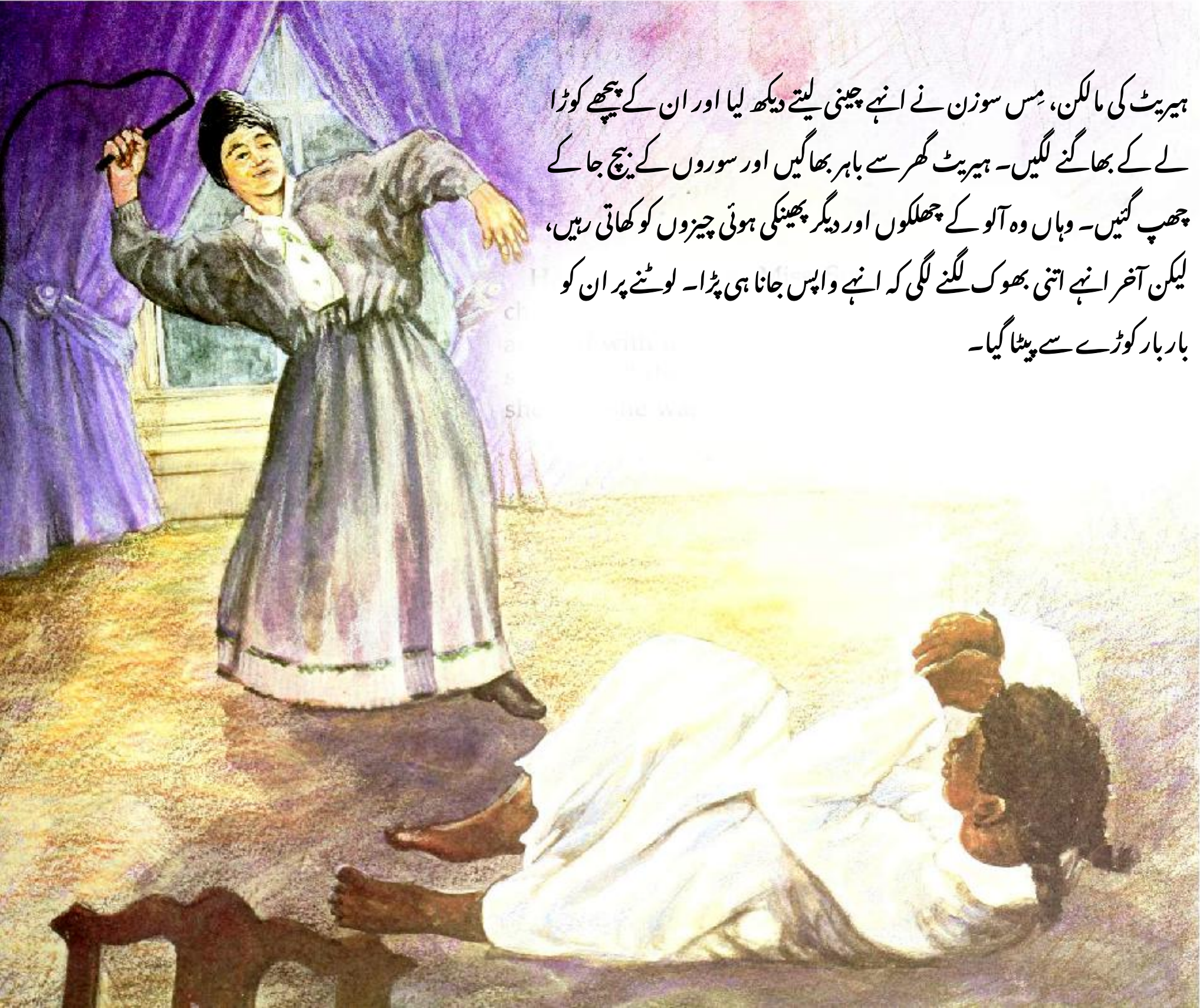
اڈورڈ بروڈاس اپنے باغان مین اگنے والی لکڑی، سیب، گیہوں اور مکا بیچتے تھے۔
کبھی کبھی وہ اپنے غلاموں کو بھی جنوب کی اور موجود باغانوں پر بیچ دیتے تھے۔
ہیریٹ کی آنکھوں کے سامنے ان کی دو بہنوں کو زنجیروں میں باندھ کے لے جا
گیا۔ ہیریٹ کو ڈر تھا کہ ایک دن ان کو بھی اس ہی طرہ بیچ دیا جائے گا۔
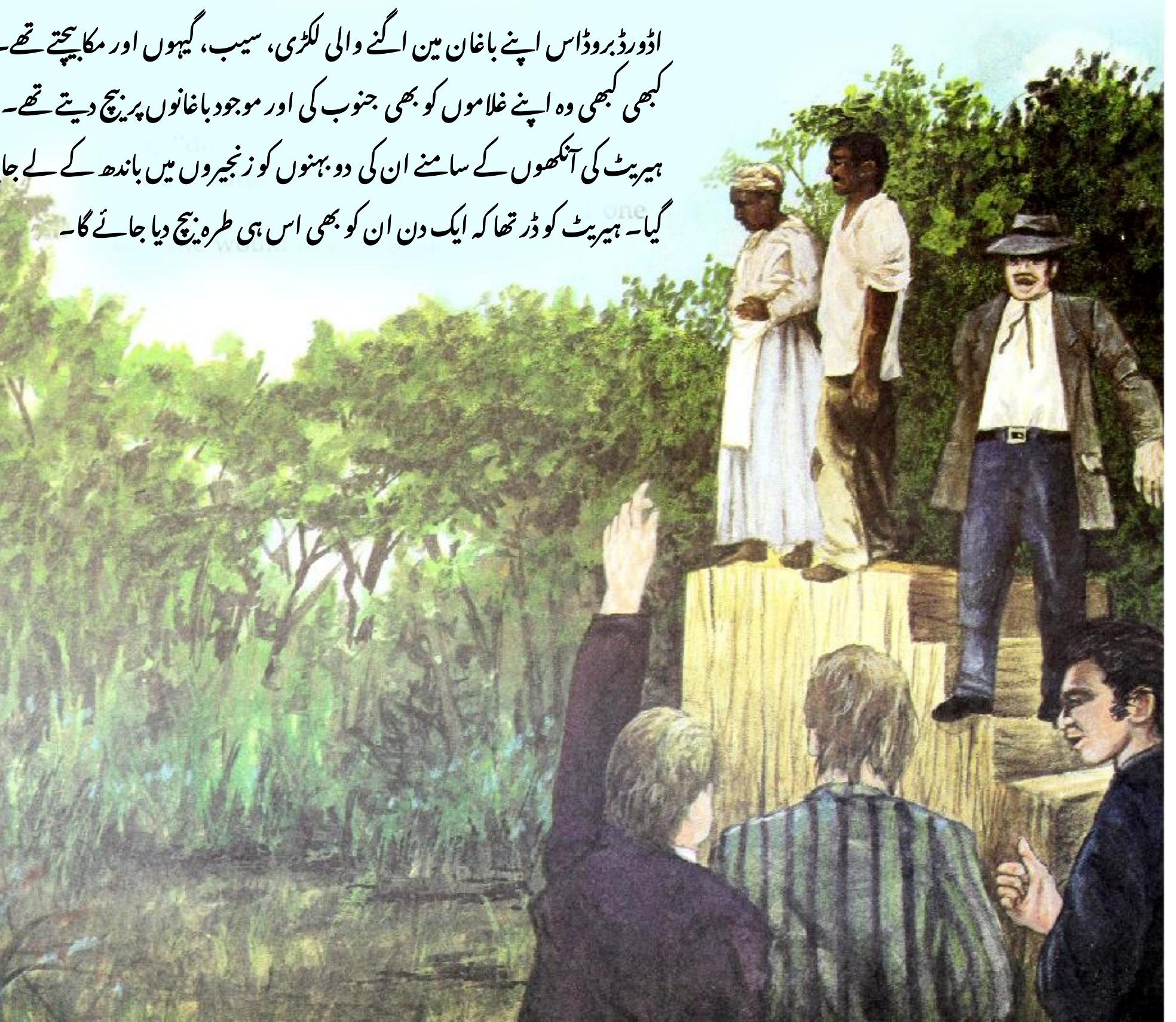
جب ہیریٹ چھوٹی تھیں غلامی ختم کرنے کے حق میں لڑ رہے لوگوں کی تحریک زور پکڑ رہی تھی۔ ان لوگوں کو "ایبولشنسٹ" کہا جاتا تھا، وہ غلامی کے خلاف بولتے تھے اور مورچے نکالتے تھے۔ "ایبولشنسٹ" اخبار بھی چھپ رہے تھے۔
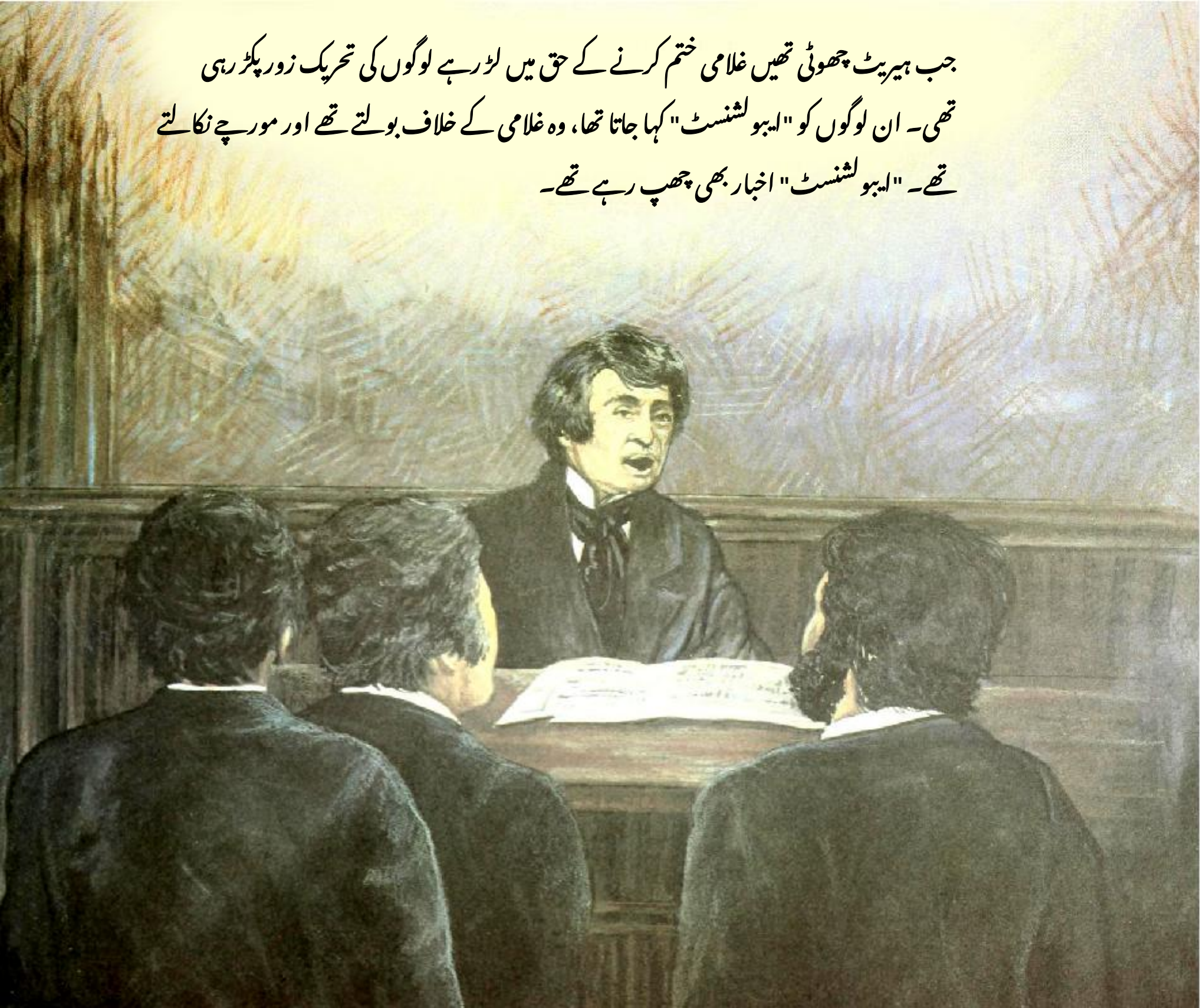
نیٹ ٹرنر ایک نوجوان غلام تھے جنہوں نے موسی کی مصر میں آئزایلی غلاموں کو آزاد کروانے کی کہانی سنی تھی۔ وہ بھی اپنے لوگوں کو غلامی سے باہر نکالنے کا خواب دیکھتے تھے، اور ۱۸۳۱ میں انہوں نے بغاوت کی شورعات کی۔ غلام رکھنے والے مالکوں اور ان کے بیوی بچوں کو مارا جانے لگا۔ نیٹ ٹرنر اور انکے ساتھیوں کو پکڑ کر پھانسی لگا دی گئی۔ ہیریٹ کا سپنا تھا کہ ایک دن موسی آ کے انہے بھی آزادی دلوائگا۔
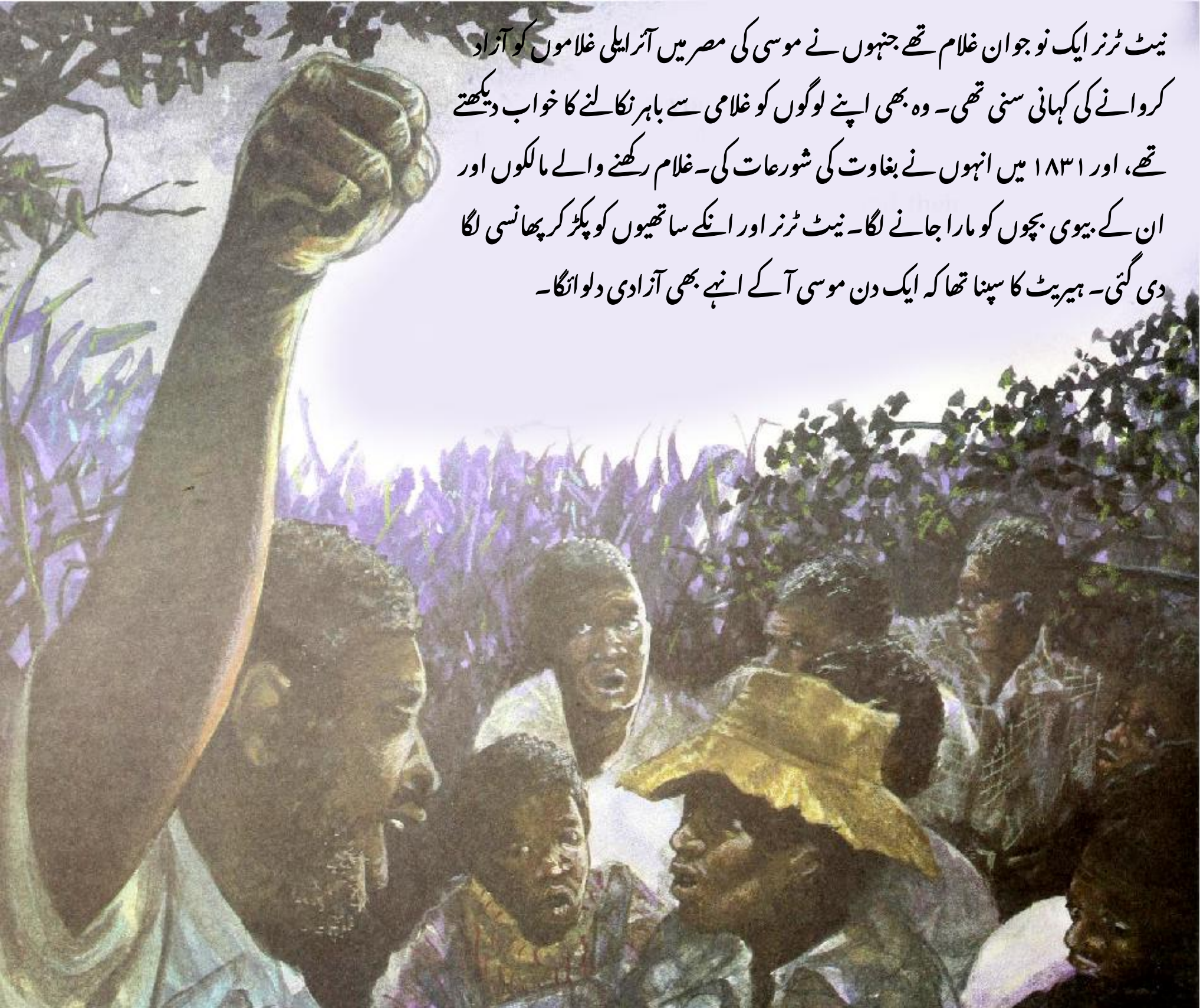
۱۸۳۵ میں ہیریٹ ایک مالک اور ان سے بھاگنے کی کوشش کر رہے غلام کے بیچ میں آگئیں۔ مالک نے بھاگتے غلام پر لوہے کا وزن پھینکا جو ہیریٹ کے جا لگا۔ اس دن ہیریت مرتے مرتے بچیں۔

ہیریٹ کے سر میں ایک برا زخم ہو گیا جو کبھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوآ۔
اگلے اسسی سالوں تک ہیریٹ کا سر اکثر درد سے پھٹتا ارو انہے رات کو نیند
نہیں آتی۔ لیکن وہ سلامت رہیں اور وہ خدا کی بہت شکر مند رہیں کہ انہوں نے
انہے بچا لیا۔ اس حادثے کے بعد وہ اکثر خودا کی عبادت کرتیں۔

۱۸۴۴ میں ہیریٹ نے جان ٹبمین سے شادی کی، جو ایک آزاد آدمی تھے۔ وہ بروڈاس کے باغان کے پاس ایک لکڑی کی کٹیا میں رہنے لگے۔

ہیریٹ وہاں سے بھاگنے کے بارے میں سوچنے لگیں۔ وہ چاہتی تھیں کہ جان بھی ان کے ساتھ آئیں، لیکن وہ نہیں مانے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہیریٹ بھاگ گئیں تو وہ ان کے مالک کو بتا دینگے اور پولیس اور کتے ان کے پیچھے لگا دئے جائینگے۔ لیکن ہیریٹ نے اپنا من بنا لیا تھا۔ وہ بھاگنے کی تیاری کرنے لگیں۔

غلام اکثر کھیتوں میں گانے گایا کرتے تھے۔ ہیریٹ نے بھی بھاگنے سے پچھلے دن گانا گایا۔ ان کے گانے کے الفاظ میں غلاموں کے لیے پیغام تھا:

"جب رتھ آئیگا
میں تمہیں چھوڑ کے چلی جاوں گی
میں اپنی منزل کو پاوں گی"

ہیریٹ کی منزل شمای امریکہ میں تھی، جہاں وہ غلامی سے آزاد ہو سکتی تھیں۔
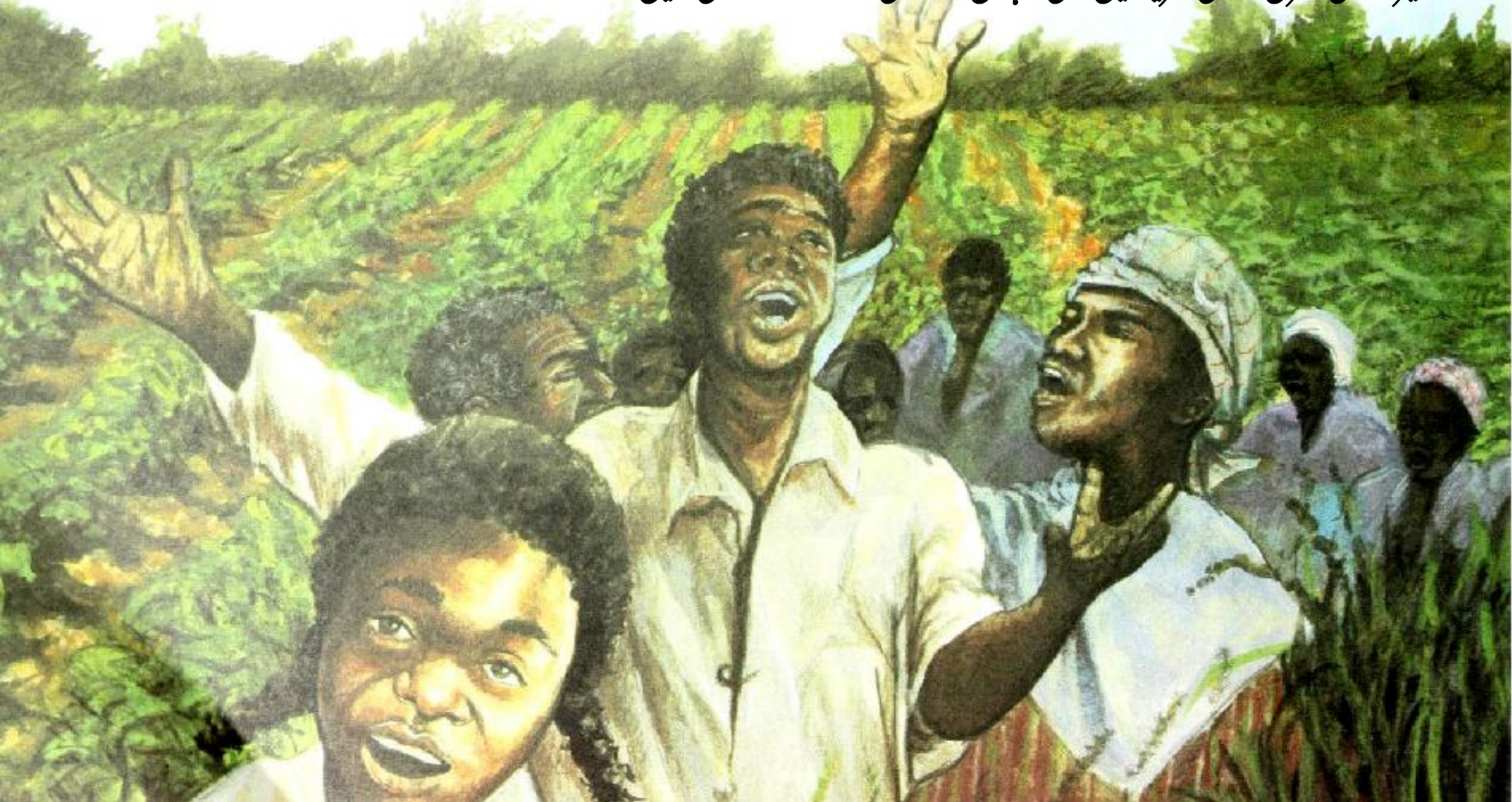
ہیریٹ رات کو اپنے تین بھائیوں کے ساتھ بھاگیں۔ ان کے پاس نہ تو پیسے تھے نہ کھانا۔
انہیے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ کس طرف جانا ہے۔ بھاگنے کے کچھ ہی دیر بعد ہیریٹ کے
بھائیوں نے واپس لوٹنے کا فیصلہ کیا۔ وہ ہیریٹ کو بھی زبردستی واپس لے آئے۔

دو راتوں کے بعد ہیریٹ اکیلی ہی دوبارہ بھاگ گئیں۔ "مجھے آزادی اور موت دونوں کا حق
تھا۔" انہوں نے بھاگنے کے بعد کہا، "اگر مجھے ایک نہیں ملتی، تو دوسرا تو ضرور مل جاتی۔"
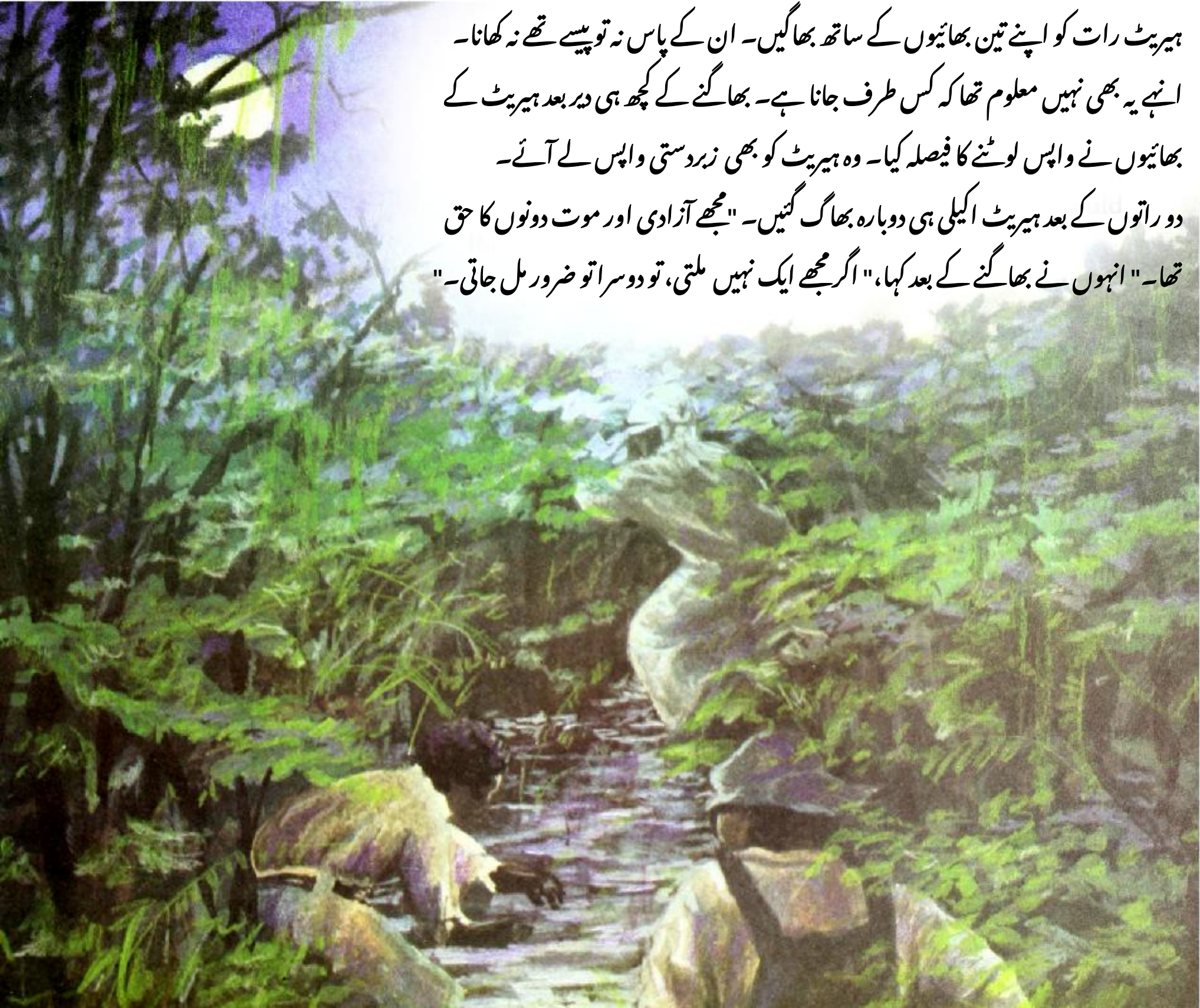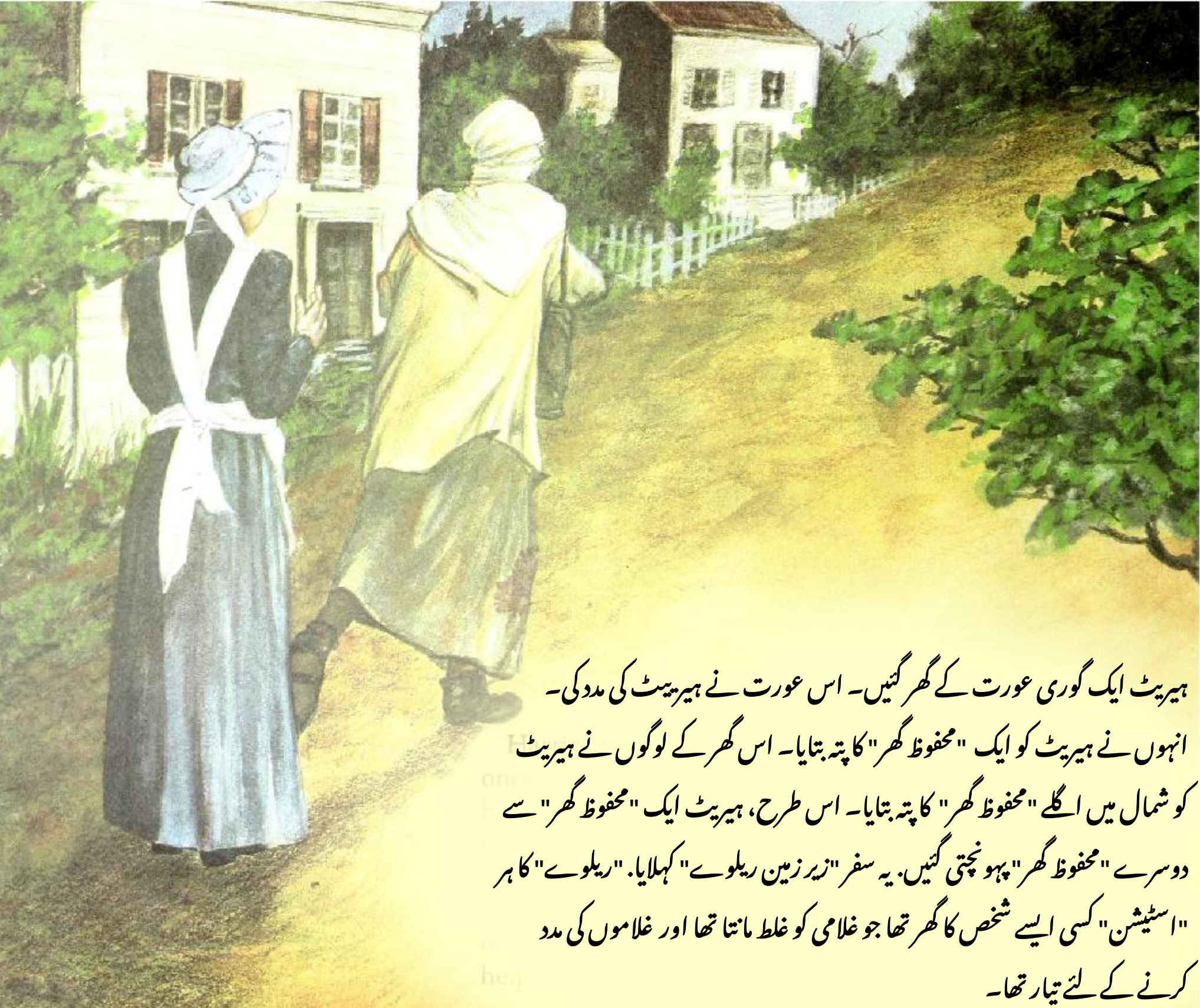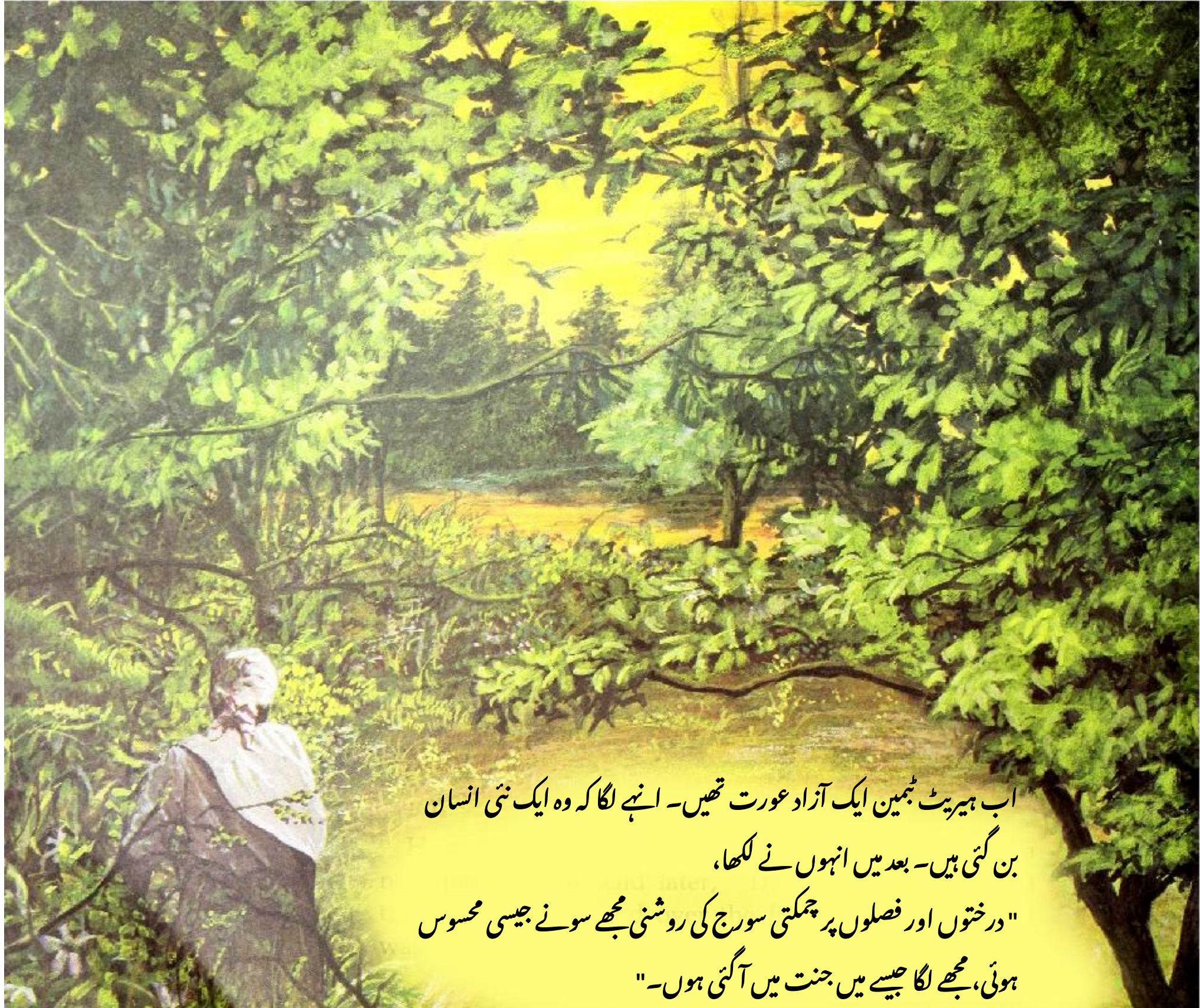
ہیریٹ ایک گوری عورت کے گھر گئیں۔ اس عورت نے ہیریٹ کی مدد کی۔ انہوں نے ہیریٹ کو ایک "محفوظ گھر" کا پتہ بتایا۔ اس گھر کے لوگوں نے ہیریٹ کو شمال میں اگلے "محفوظ گھر" کا پتہ بتایا۔ اس طرح، ہیریٹ ایک "محفوظ گھر" سے دوسرے "محفوظ گھر" پہونچتی گئیں. یہ سفر "زیر زمین ریلوے" کہلایا. "ریلوے" کا ہر "اسٹیشن" کسی ایسے شخص کا گھر تھا جو غلامی کو غلط مانتا تھا اور غلاموں کی مدد کرنے کے لئے تیار تھا۔

ہیریٹ دن کے وقت کہیں چھپ جاتیں اور صرف رات کو سفر کرتیں۔
وہ آخر میں پنسلوانیا پہنچ گئیں۔ وہاں غلام رکھنے پر پابندی تھی۔

اب ہیریٹ ٹبمین ایک آزاد عورت تھیں۔ انہے لگا کہ وہ ایک نئی انسان
بن گئی ہیں۔ بعد میں انہوں نے لکھا،
" درختوں اور فصلوں پر چمکتی سورج کی روشنی مجھے سونے جیسی محسوس
ہوئی، مجھے لگا جیسے میں جنت میں آگئی ہوں۔"

۱۸۵۰ اور ۱۸۶۰ کے درمیان، ہیریٹ نے کھانا پکانے، برتن دھونے اور گھروں کی صفائی کا کام کیا۔ اس کام سے ان کی جو کچھ بھی کمائی ہوئی، اس کو انہوں نے انّیس بار جنوبی امریکہ جا کے تقریبا تین سو غلاموں کو آزادی دلوانے میں لگایا۔ ان میں ہیریٹ کے اپنے کئی رشتہ دار بھی تھے۔

ہیریٹ انہیں ایک "محفوظ گھر" سے دوسرے "محفوظ گھر" لے
جاتیں۔ کئی مرتبہ وہ غلاموں کو کناڈا بھی لے گئیں۔ ہیریٹ اس "زیر زمین
ریلوے" کی کنڈکٹر تھیں۔
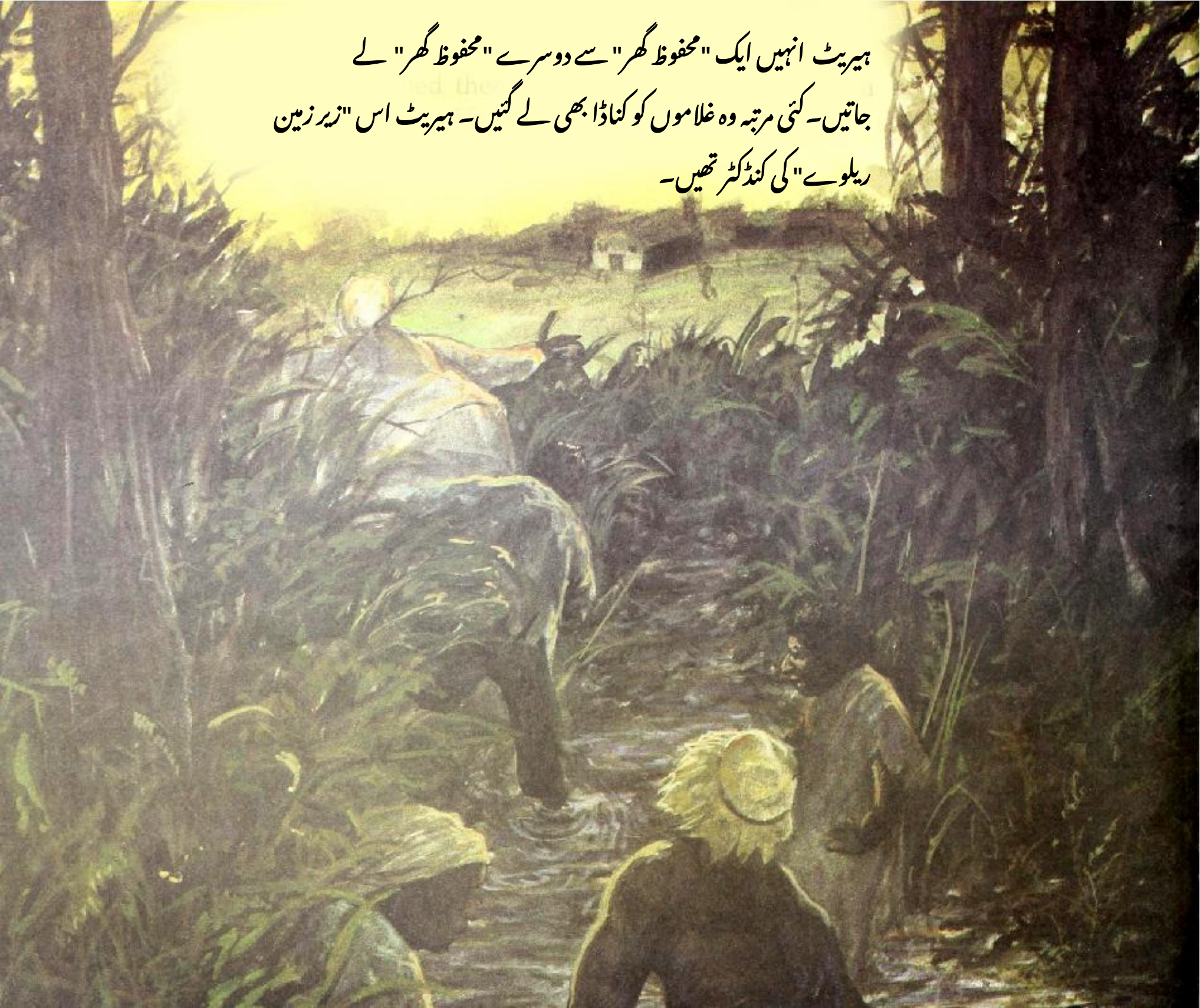
کئی بار ہیریٹ بھیس بدل کے بوڑھی عورت یا آدمی بن جاتیں۔ وہ گانوں کے ذریعے لوگوں تک خفیہ پیغامات پہنچاتیں۔ جب ان کے ساتھ بھاگنے والے غلام چھپے ہوتے اور ان کے لئے باہر نکلنے میں خطرہ نہیں ہوتا، تب وہ خوشی کا کوئی گانا گاتیں۔ فرار ہونے والے غلام ہیریٹ کی بھاری اور گہری آواز فوراً پہچان لیتے۔
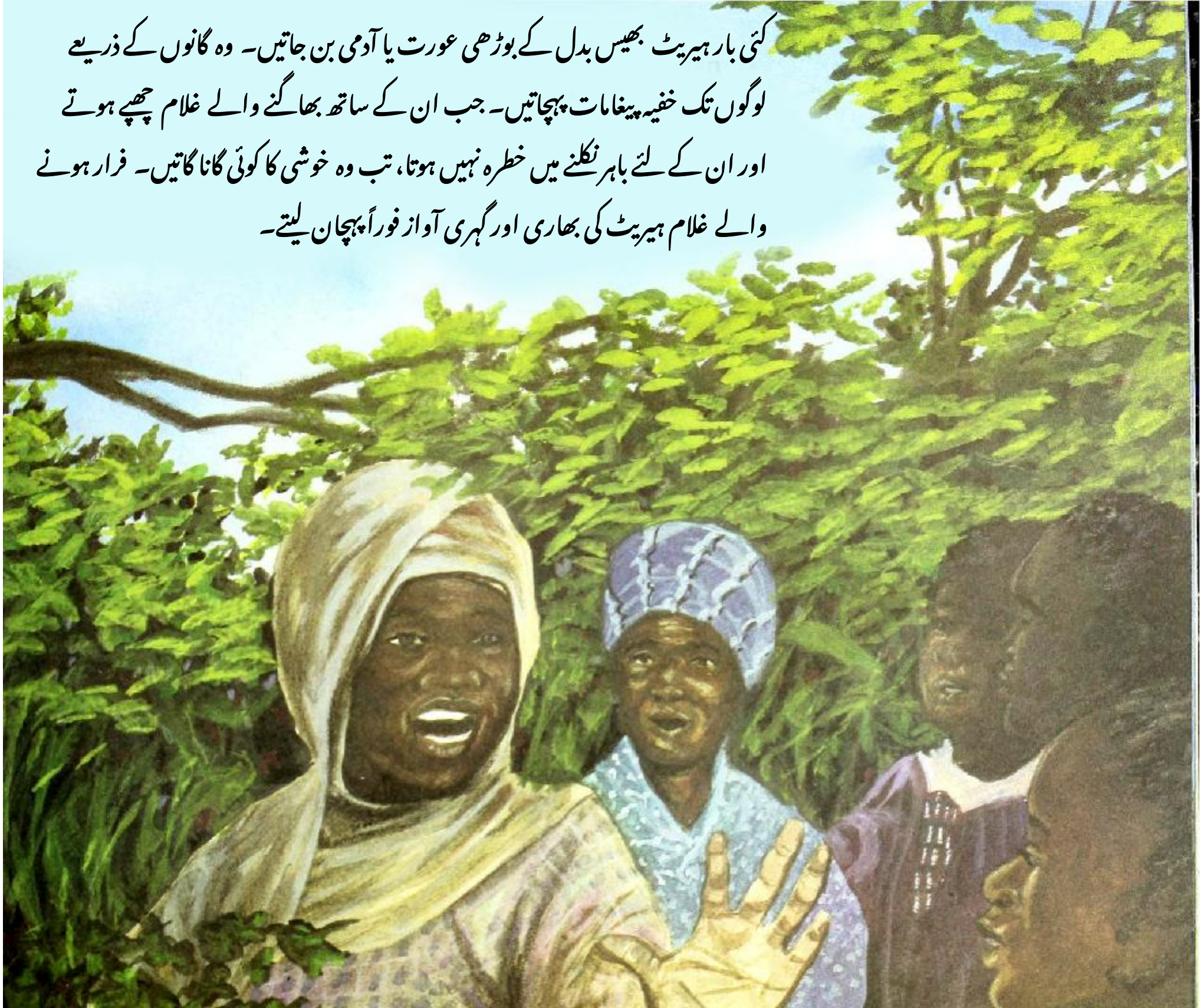
جب غلام ہیریٹ کے ساتھ شمال کی اور اپنا سفر شرع کر دیتے، تو ہیریٹ انہے واپس نہیں مڑنے دیتیں۔ جب غلاموں کو آگے بڑھنے میں ڈر لگ رہا ہوتا تھا تو وہ ان کے سر پر بندوق رکھ کے کہتیں، "آگے بڑھو، نہیں تو مارے جاوگے۔"
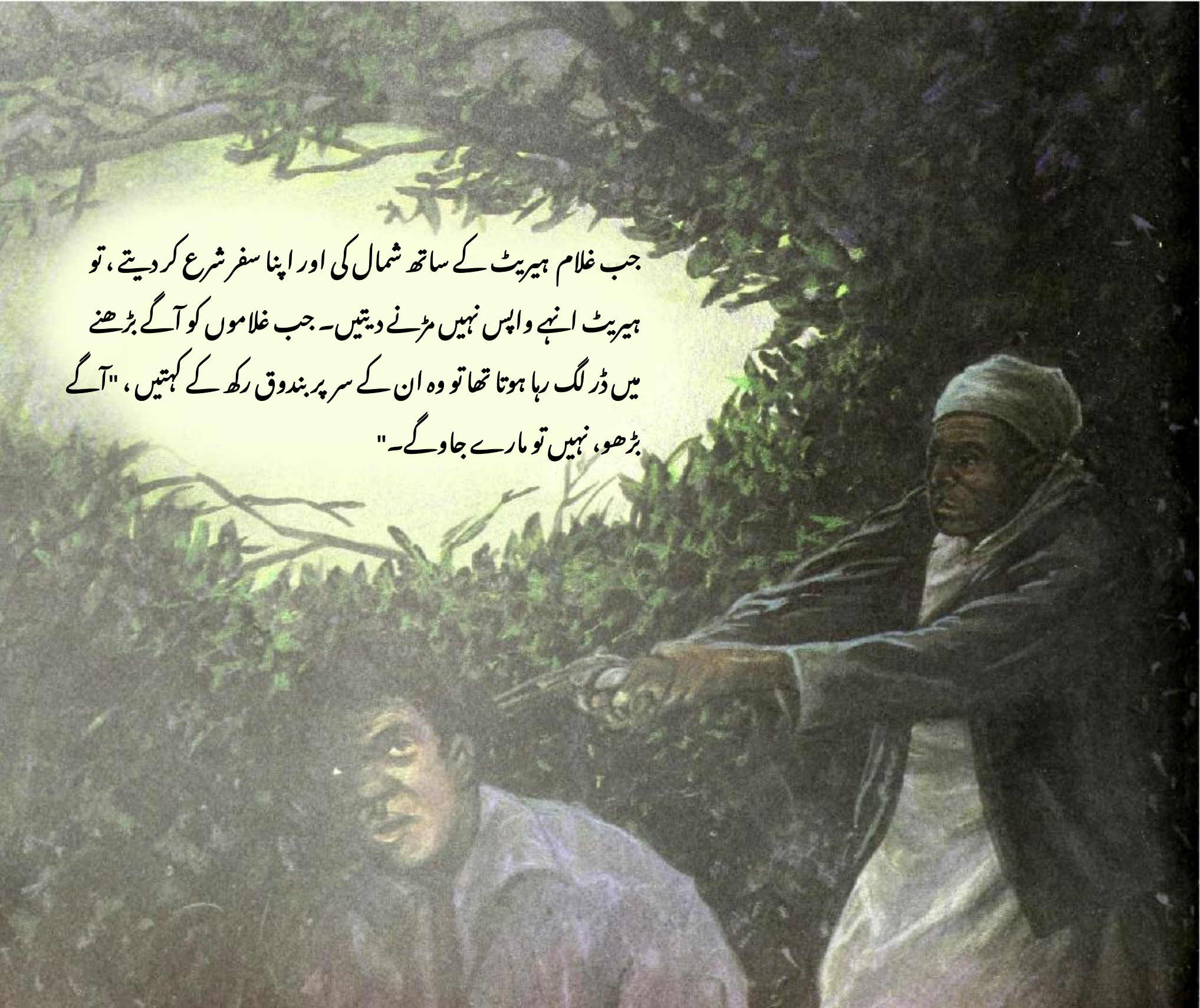
سالوں بعد ہیریٹ نے فخر سے کہا، "میں نے کبھی بھی گاڑی کو پٹڑی سے اترنے نہیں دیا ۔ میں نے ایک بھی مسافر نہیں کھویا." ہیریٹ کو لوگوں نے "موسی" نام دیا کیوں کہ انہوں نے اپنے لوگوں کو غلامی سے آزاد کیا۔ گوری حکومت نے ہیریٹ کو پکڑنے والے شخص کو ایک بڑا انعام دینے کا اعلان کیا لیکن کوئی بھی ہیریٹ کو نہیں پکڑ سکا۔

۱۸۵۸ میں ہیریٹ نے جان براؤن سے ملاقات کی۔ وہ غلامی سے لوگوں کو آزاد کرنے کی تحریک کے ایک رہنما تھے۔ جان براؤن نے ہیریٹ کو امریکہ کے بہترین اور سب سے بہادر لوگوں میں سے ایک بتایا۔ انہوں نے ہیریٹ کو "جنرل ٹبمین" کا خطاب دیا۔
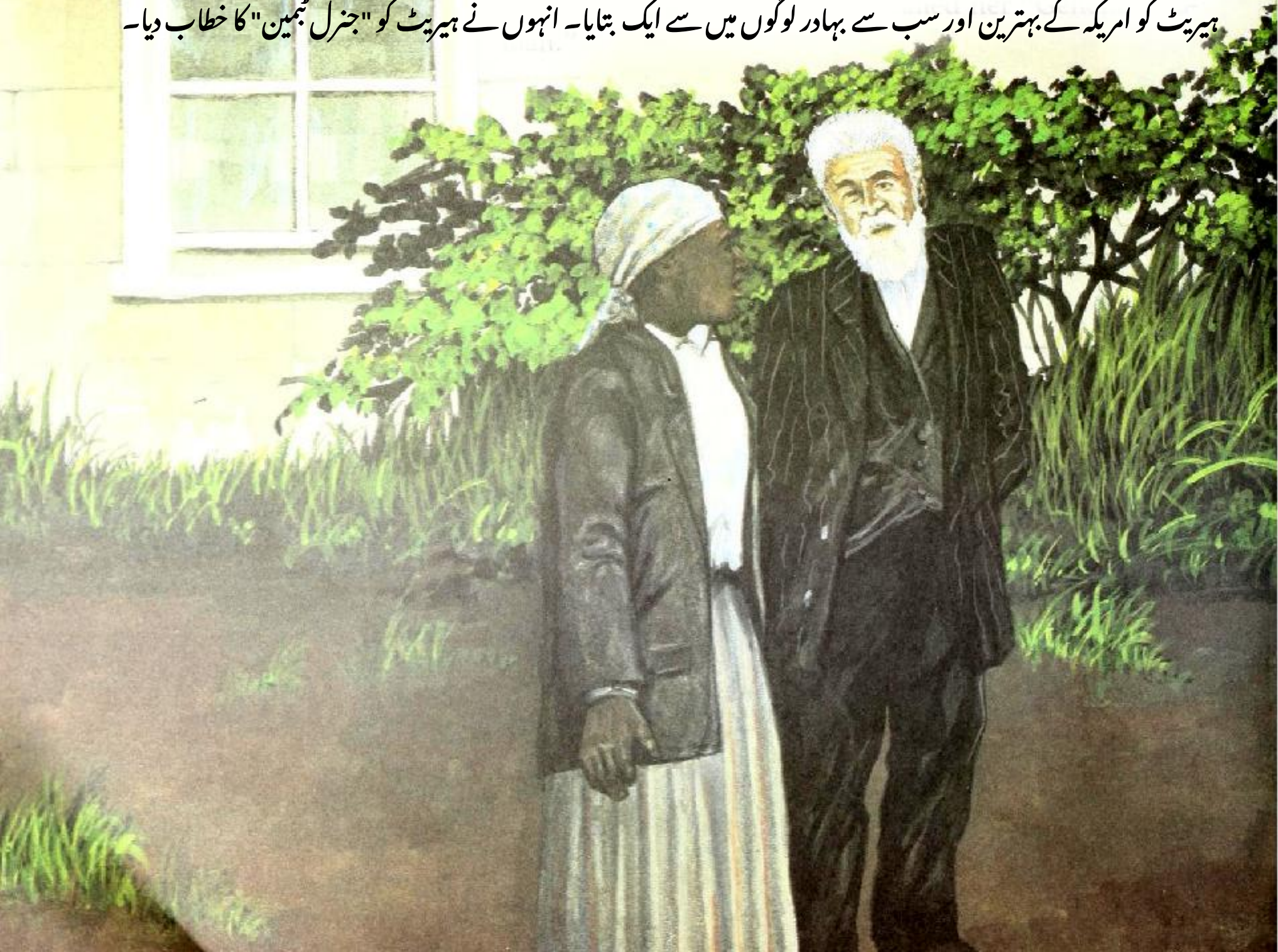
ابراہیم لنکن کو ۱۸٦۰ میں امریکہ کا صدر چنا گیا۔ تب جنوب کے گیارہ ممالک نے امریکہ سے اپنے تعلقات توڑ دیئے۔ وہ لنکن جیسے شخص کو صدر قبول کرنے کو تیار نہیں تھے، کیوں کہ لنکن غلامی سے نفرت کرتے تھے۔

۱۲ اپریل ۱۸٦۱ کو شمالی اور جنوبی امریکہ کے درمیان جنگ شرع ہو گئی۔ جنگ کے وقت ہیریٹ نے نرس کا کام کیا، اور شمالی امریکی فوج میں ایک جاسوس کے طور پر بھی کام کیا۔ انہوں نے دشمنوں کے علاقے میں جا کے وہاں سے سینکڑوں غلاموں کو آزادی تک پہچایا۔ ہیریٹ نے ان غلاموں کی بھی مدد کی جو لڑائی کے دوران بھاگ کے شمال آئے تھے۔
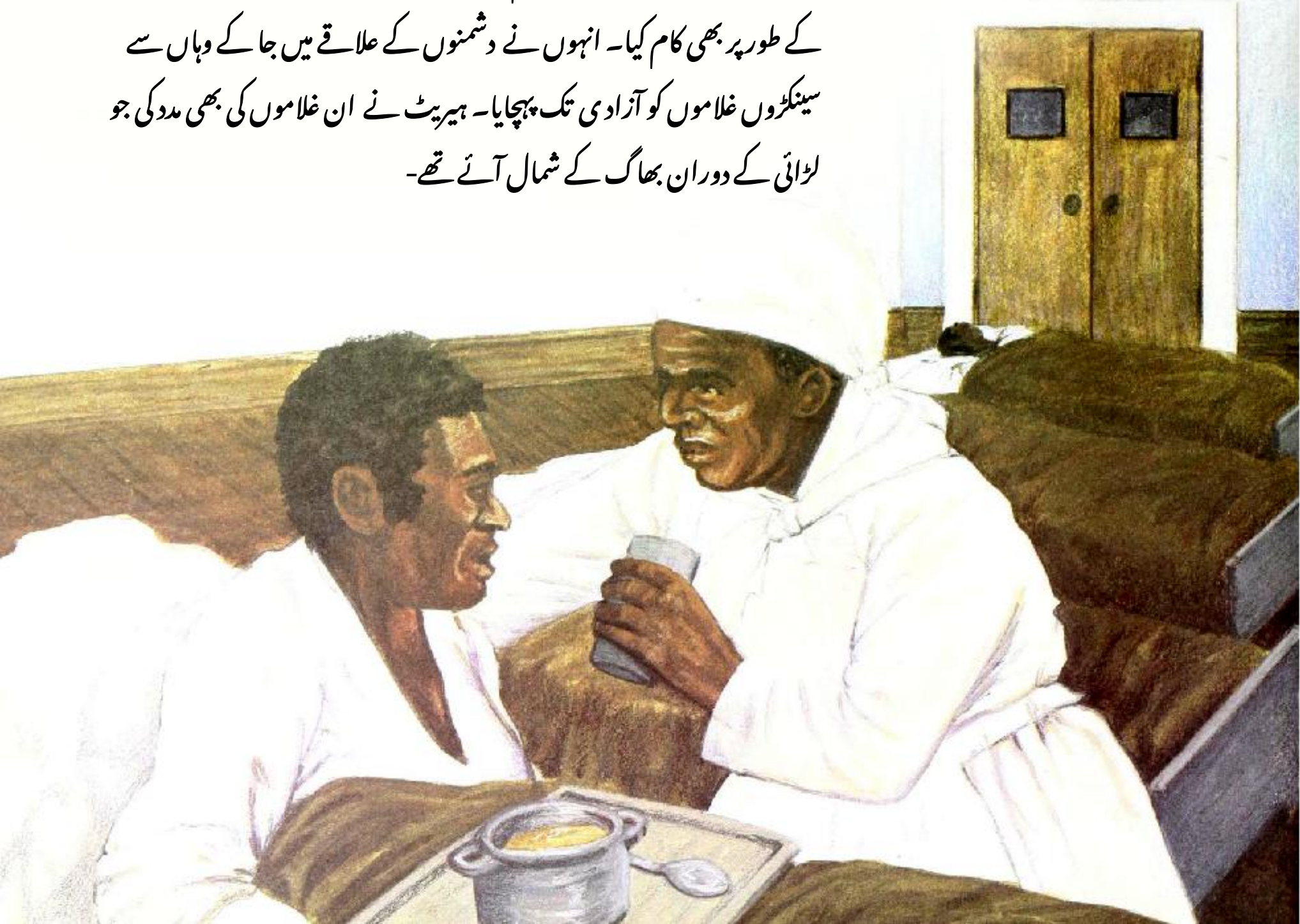
دسمبر ۱۸۶۵ میں جنگ کے ختم ہونے کے بعد، امریکی آئین میں ایک ترمیم منظور کی گئی۔ اس
سے امریکہ میں غلامی پر پابندی لگ گئی۔
WAR
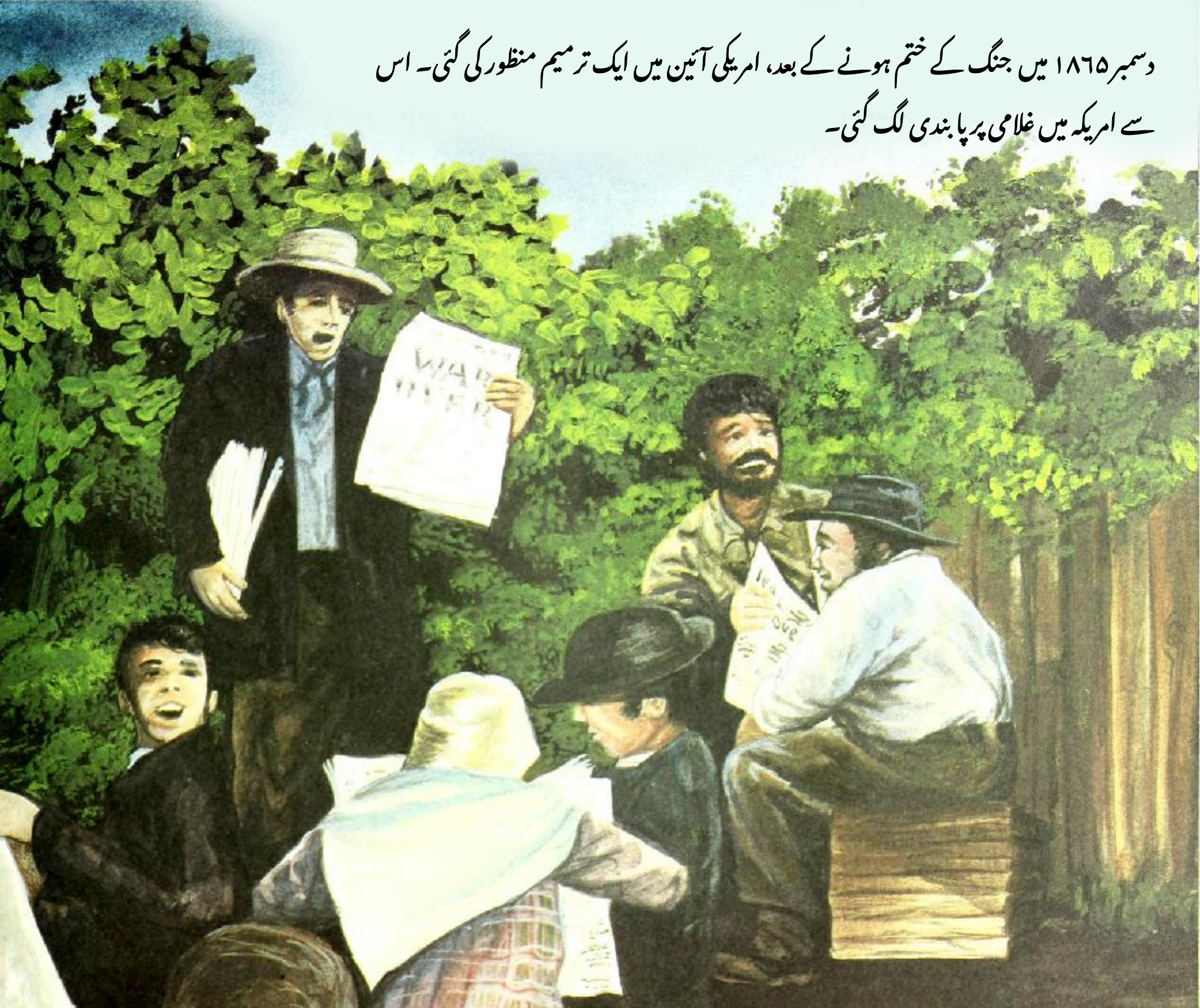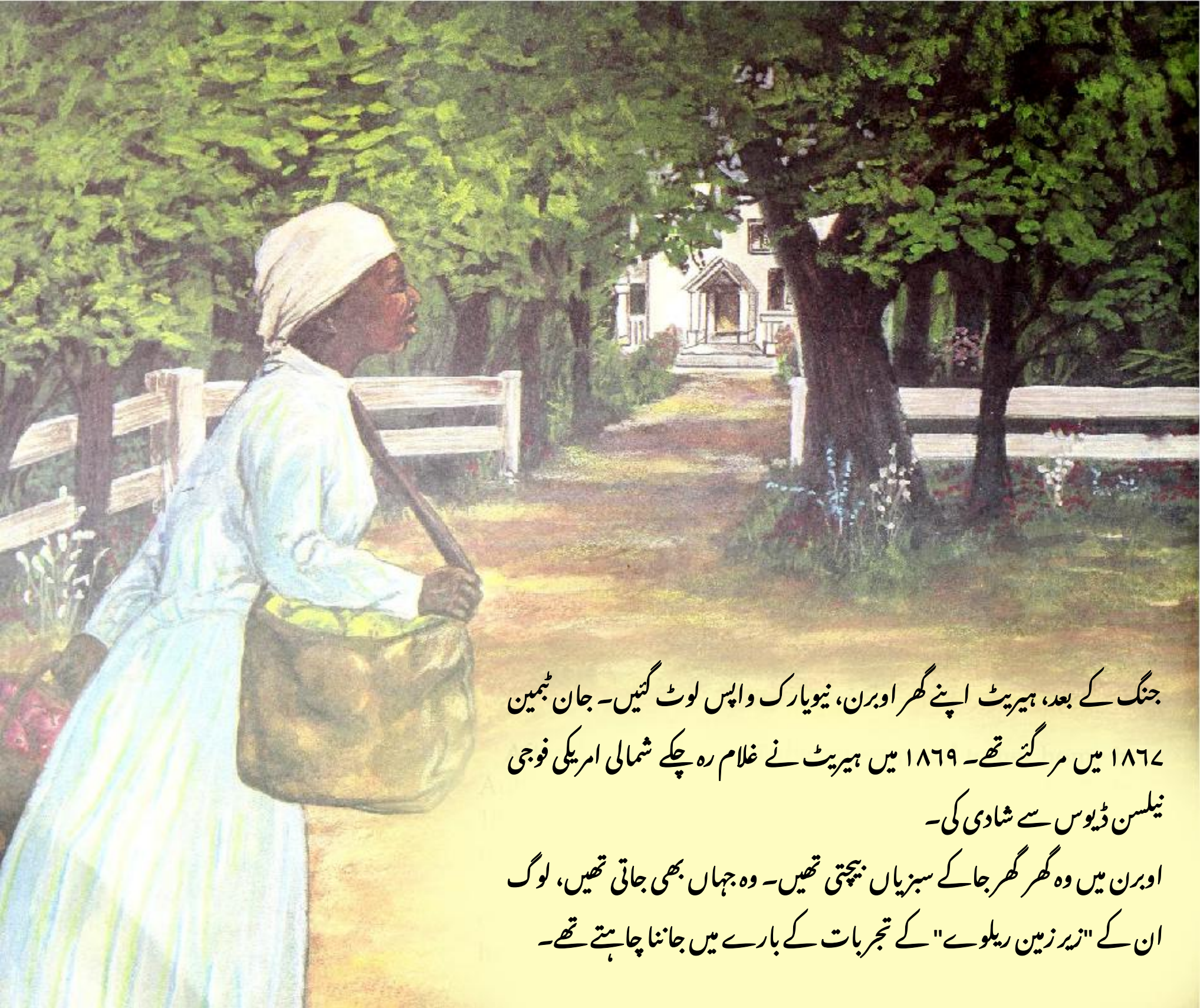
جنگ کے بعد، ہیریٹ اپنے گھر اوبرن، نیویارک واپس لوٹ گئیں۔ جان ٹبمین ۱۸۶۷ میں مر گئے تھے۔ ۱۸۶۹ میں ہیریٹ نے غلام رہ چکے شمالی امریکی فوجی نیلسن ڈیوس سے شادی کی۔

اوبرن میں وہ گھر گھر جا کے سبزیاں بیچتی تھیں۔ وہ جہاں بھی جاتی تھیں، لوگ ان کے "زیر زمین ریلوے" کے تجربات کے بارے میں جاننا چاہتے تھے۔

ہیریٹ نے ایسے کئی غلام رہ چکے لوگوں کی مدد کی جو اوبرن میں ان کے پاس آئے۔
انہوں نے عورتوں کو امریکہ میں ووٹ ڈالنے کا حق دلانے کی تحریک کی بھی حمایت کی۔
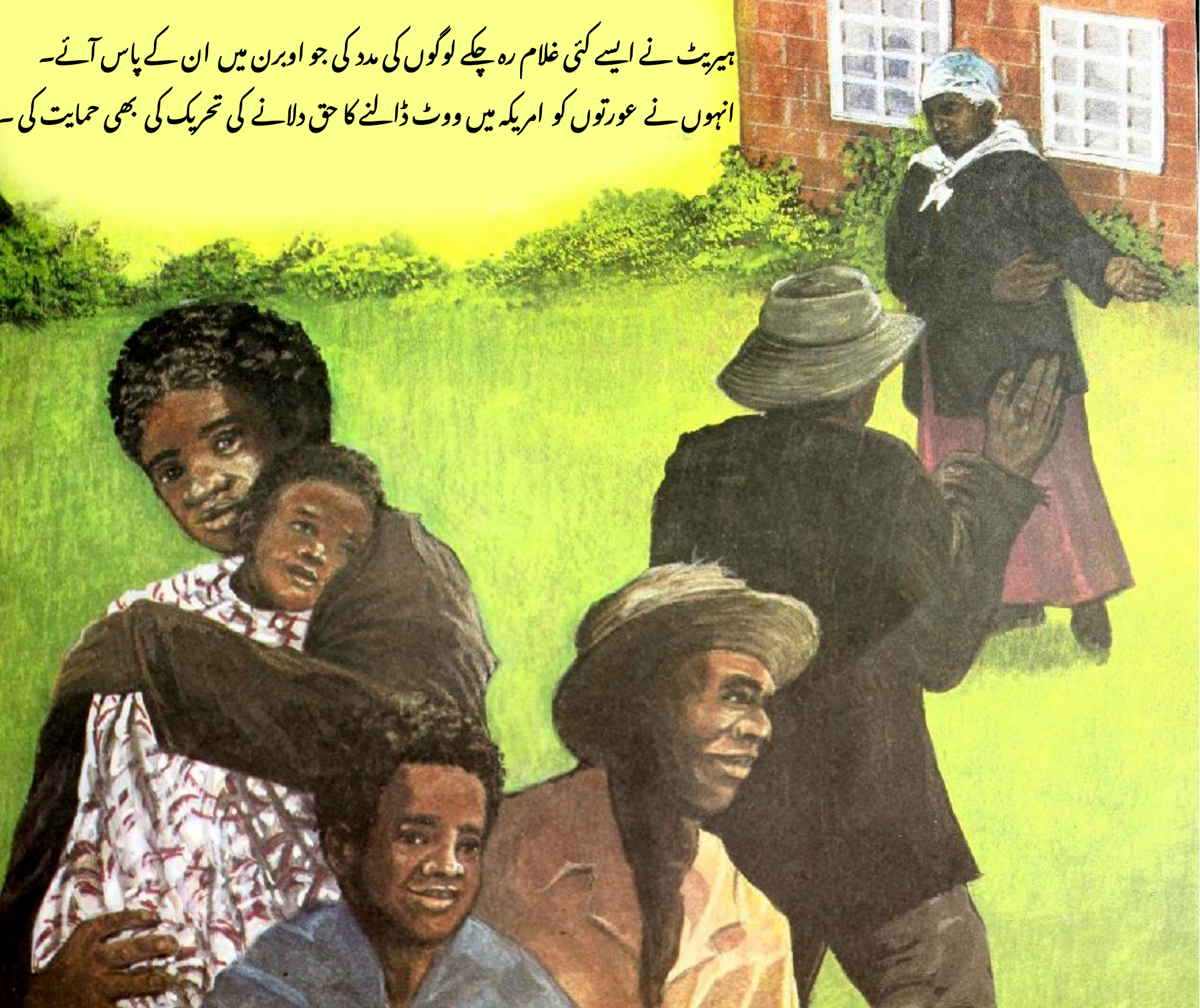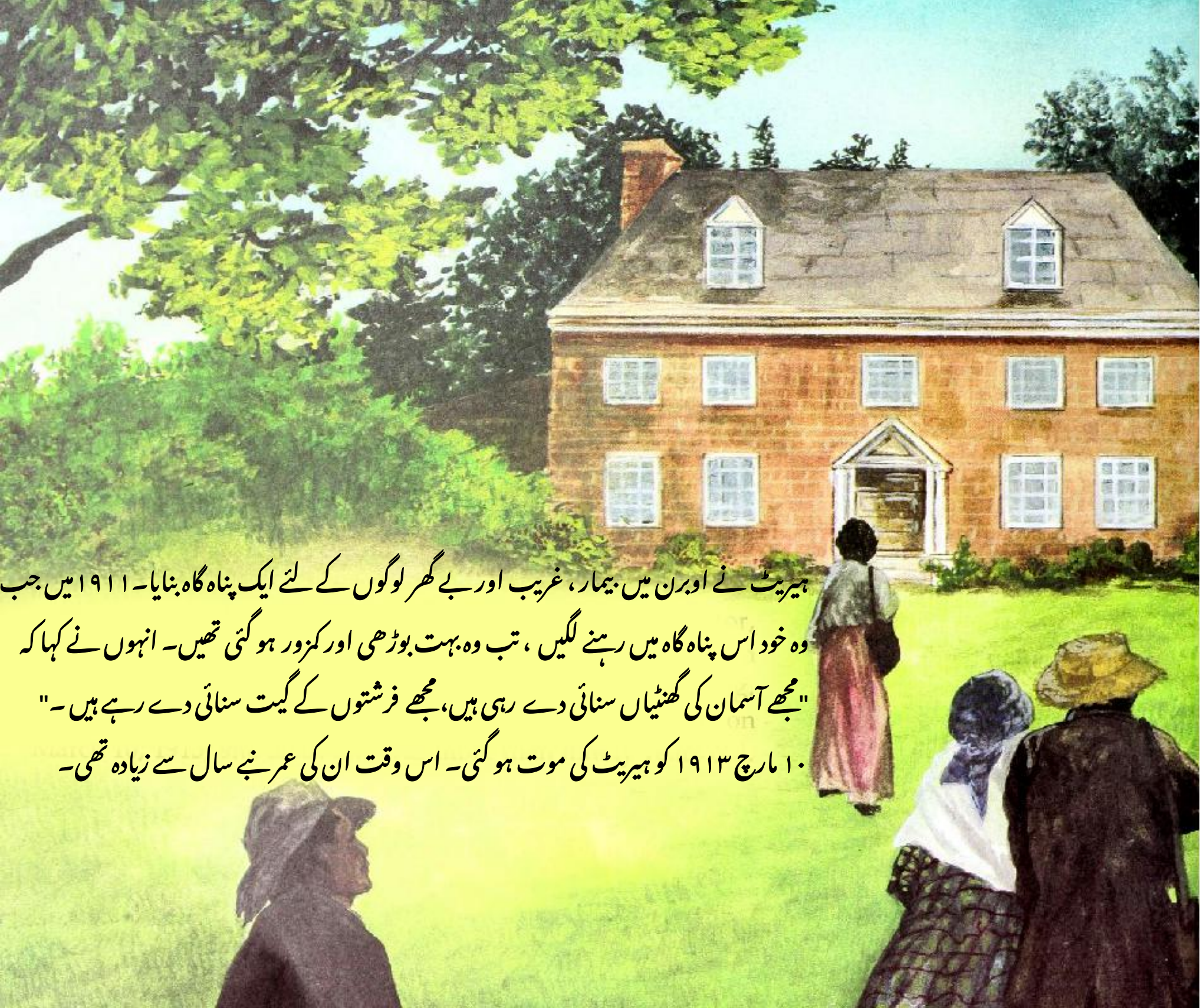
ہیریٹ نے اوبرن میں بیمار، غریب اور بے گھر لوگوں کے لئے ایک پناہ گاہ بنایا۔ ۱۹۱۱ میں جب وہ خود اس پناہ گاہ میں رہنے لگیں، تب وہ بہت بوڑھی اور کمزور ہو گئی تھیں۔ انھوں نے کہا کہ "مجھے آسمان کی گھنٹیاں سنائی دے رہی ہیں، مجھے فرشتوں کے گیت سنائی دے رہے ہیں۔"

۱۰ مارچ ۱۹۱۳ کو ہیریٹ کی موت ہو گئی۔ اس وقت ان کی عمر نبے سال سے زیادہ تھی۔

ہیریٹ ٹبمین ایک بہت بہادر اور ہمت والی عورت تھیں۔ ان کو جاننے
والے تمام لوگ ان سے محبت کرتے تھے اور ان کے پرستار تھے۔ وہ
آزادی کی ریل گاڑی کی کنڈکٹر تھیں اور اپنے لوگوں کی "موسی" تھیں۔

اہم تاریخیں

۱۸۲۰ یا ۱۸۲۱ : ڈوچیسٹر کاونٹی، میری لینڈ، امریکہ میں پیدائش۔ ان کی پیدائش کی صحیح تاریخ کسی کو نہیں پتہ۔

۱۸۳۵ : جب وہ ایک غلام کی بھاگنے میں مدد کر رہیں تھیں تو ان کے سر پے لوہے کے وزن سے چوٹ لگی۔

۱۸۴۴ : جان ٹبمین سے شادی۔ ۱۸۶۷ میں جان ٹبمین کی موت ہو گئی۔

۱۸۴۹ : بروڈاس کے باغان سے فرار ہو پینسلوانیا پہچیں

۱۸۶۲ سے ۱۸۶۴ : شمالی امریکہ کے لیے نرس اور جاسوس کا کام کیا۔

۱۸۶۵ : امریکی کانون میں تیرویں ترمیم جس سے غلامی غیر قانونی ہو گئی۔ ٦ دسمبر ۱۸۶۵ کو یہ کانون عمل میں آیا۔

۱۸۶۹ : نیلسن ڈیوس سے شادی۔ ۱۸۸۸ میں نیلسن کی موت۔

۱۹۰۸ : اوبرن، نیویارک میں "ہیریٹ ٹبمین ہوم فور ایجڈ اینڈ انڈیجینٹ" کی شروعات۔

۱۹۱۳ : ۱۰ مارچ کو اوبرن، نیویارک میں موت۔

ہیریٹ ٹبمین ایک غلام پیدا ہوئیں۔ انہیں غلامی کی زندگی سے نفرت تھی۔ اس لیے "زیر زمین ریلوے" سے فرار ہو انہوں نے غلامی سے آزادی پائی۔ ہیریٹ نے "زیر زمین ریلوے" کے ذریعے ۳۰۰ سے زیادہ غلاموں کو آزادی دلوائی۔ یہ ان کی متاثر کن کہانی ہے۔